سوال

(245) بعد بلوغت کے ہندہ کا نکاح سے راضی نہیں الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زیدنے اپنی لڑکی ہندہ کی عدم بلوغت کے وقت بکر سے شادی کرلی بعد بلوغت کے ہندہ راضی نہیں۔ ازروئے شرع شریف کیا فیصلہ ہے؟ (خیرالدین سنتال پرگنہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہندہ کو بعد بلوغت نکاح فسخ کرانے کا اختیار ہے۔

شرفیہ

یہ مسئلہ بھی ہمارے اصحاب میں رائج ہوگیا ہے۔ مگر جس حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ اس سے ثابت نہیں ہوتا۔ وہ حدیث خنساء بنت حرام کی ہے اس لئے کہ اس کا عدم بلوغ بوقت عقد نکاح ثابت نہیں بلکہ اس سے بوقت نکاح انکار وکراہتہ سے بلوغ ثابت ہے۔ پھر جملہ حالیہ وھی کارھتہ سے ثابت ہے وہ نکاح منقعد نہ ہوا تھا۔ معلق تھا۔ لہذا یہ استدلال فسخ باطل ہے۔ (ابوسعید شرف الدین دہلوی)

تشریح مفید

الجواب۔ حنفیہ کے نزدیک جب صغیرہ کا نکاح اس کا باپ یا دادا کردیوے تو بعد بلوغ کے صغیرہ کو فسخ نکاح کا اختیار باقی نہیں رہتا ہ اور اگر باپ یا دادا کے سوا کوئی اور ولی صغیرہ کا نکاح کردیوے۔ تو بعد بلوغ کے اس کو فسخ نکاح کا اختیار باقی رہتا ہے پس صورت مسئولہ میں حنفی مذہب سے یہ نکاح جائز ہے۔ اور اس لڑکی بالغہ کو بعد بلوغ کے فسخ نکاح کا اختیار نہیں خواہ اس نکاح سے وہ راضی ہو یا راضی نہ ہو چاہے شوہر کے یہاں اس کے گزر کی صورت ہو یا نہ ہو۔ کچھ بھی ہو چونکہ یہ نکاح کیا ہوا باپ کا ہے۔ اس وجہ سے لازم ہوگیا۔ اب لڑکی کی منظوری وناراضی سے فسخ نہیں ہوسکتا۔ اور اہلحدیث کے نزدیک جب صغیرہ کا نکاح باپ یا دادا یا کوئی اور ولی کردیوے۔ تو وہ صغیرہ بالغ ہوکر اس نکاح سے راضی نہ ہو۔ تو اس کو فسخ نکاح کا اختیار باقی رہتا ہے۔ چاہے وہ اپنے نکاح کو فسخ کرے یا باقی رکھے۔ پس صورت مسئولہ میں حدیث کی رو سے اس لڑکی کو بالغ ہونے پر اختیار ہے۔ چاہے اپنے اس نکاح کو فسخ کرڈالے۔ یا باقی رکھے اور یہی بات حق ہے۔ اور حنفیہ کا جو مذہب اوپر بیان ہوا ہے۔ اس کی کوئی دلیل صحیح نہیں ہے۔ بلوغ المرام میں ہے۔

عن ابن عباس ان جاریۃ بکرا اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ان اباھا زوجھا وھی کارھۃ فخیرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ احمد وابوداود وابن ماجۃ سبل السلام ص 67 ج 2)

میں ہے۔

فالعلۃ کراہتھا فعلیھا علق التخیر لانھا المذکورۃ فکانہ قال صلی اللہ علیہ وسلم اذاکنت کارھۃ فانت باخیار وقول المصنف انھا واقعۃ عین کلام غیر صحیح بل حکم عام لعموم علۃ فاینما وجدت الکراھۃ ثبت الحکم وقد اخرج النسائی عن عائشۃ ان فتاۃ دخلت علیھا قالت ان ابی زوجنی من ابن اخیہ یرفع فی خیمہ وانا کارھۃ قالت اجلسی حتی یاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فارسل الی ابیھا فدعاہ فجعل الامر الیھا فقالت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اجزت ما صنع ابی ولکن اردت ان اعلم النساء ان لیس لاباء من الامر شیئ والظاھر انھا بکر ولعلھا البکر التی فی حدیث ابن عباس وقد زوجھا ابوھا کفوا ابن اخیہ وان کانت ثیبا فقد صرحت انہ لیس مرادھا الا اعلام النساء انہ لیس لاباء من الامر شی ولفظ النساء عام للثیب والبکر وقد قالت ہذہ عندہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقرھا علیہ والمراد ینفی الامر من الاباء نفی التزویج للکارھۃ لان السیاق فی ذلک فلا یقال ھو عام لکل شی انتھی ما فی السبل ص 67 ج 2 حررہ محمد علی ت نجابی فیروزپوری عفی عنہ (فتاویٰ نذیریہ جلد 2 ص 164)

1۔ رووا‌ہ احمد وابوداود وابن ماجۃ قال الحافظ فی بلوغ المرام واعل بالارسال انتھی وقال فی للسبل واجیب عنہ بانہ رواہ ایوب بن سوید عن الشوري عن ایوب موصولہ وکذلک رواہ معمر بن سلیمان الرقی عن زید بن حبان عن ایوب موصولا واذا اختلف فی وصل الحدیث وارسالہ فالحکم لمن وصلہ قال الصنف الطعن فی الحدیث لا معنی لہ کان لہ طرقا یقوي بعضھا ما بعضھا انتھی (ابو سعید محمد شرف الدین عفی عنہ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد 2 ص 197

محدث فتویٰ